مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوت

ہفت روزہ
کراچی

وفاقی شرعی عدالت کا
تازہ فیصلہ حق و صداقت کی عظیم
فتح ہے اس موقع پر ہم بارگاہ رب
العزت میں سجدہ شکر بجالاتے ہوئے
امت مسلمہ کو مبارکباد پیش کرتے
ہیں

جلد ۳
۲۷ ذیقعدہ تا ۳ ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ ۲۴ تا ۳۰ اگست ۸۴ء
شمارہ ۱۱

خصائل نبوی برشمائل ترمذی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام رات کو قصہ گوئی میں

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ قالت الخامسۃ۔ زوجی إن دخل فھد وان خرج اسد ولا یسال عما عھد۔

۵۔ پانچویں نے کہا کہ میرا خاوند جب گھر میں آتا ہے۔ تو چیتا بن جاتا ہے، اور جب باہر جاتا ہے تو شیر بن جاتا ہے اور جو کچھ گھر میں ہوتا ہے اس کی تحقیقات نہیں کرتا

فائدہ اس عورت کا نام کبشہ بتلایا جاتا ہے اس علماء کا اختلاف ہے کہ اس نے اپنے خاوند کی مذمت کی یا تعریف کی اس کے کلام سے دونوں نکل سکتی ہیں۔ لیکن ظاہر تعریف معلوم ہوتی ہے۔ بالجملہ اس کو مذمت قرار دیا جائے تو مطلب یہ ہے کہ گھر میں آکر چیتے کی طرح سے سودہ بن جاتا ہے نہ بات کا کہنا نہ کام سے غرض، باہر جاتا ہے تو اچھا خاصا شریفانہ برتاؤ کرتا ہے گھر میں کچھ مصیبت آجائے اخرجے کچھ مطلب نہیں نہ پوچھنا نہ خبر لینا۔ اور اگر تعریف ہے تو مطلب یہ ہے کہ گھر میں آکر نہایت بے خبر ہو جاتا ہے کسی بات میں جھل نہیں نکالتا، خفا نہیں ہوتا۔ ایسا بے خبر رہتا ہے جیسے سونے والا ہوتا ہے، ہم جو چاہیں پکائیں وہ کسی چیز میں دخل نہیں دیتا نہ ہم سے ہر بات کی تحقیق کرتا ہے کہ فلاں کام کیوں کیا، فلاں بات کیوں ہوئی۔ باہر جاتا ہے تو شیروں کی طرح سے ڈانٹ ڈپٹ خوب دھڑلّا ہے گھر میں جو کھانے پینے وغیرہ کی اشیاء ہوں اُن کا مطالبہ اور تحقیقات نہیں کرتا کہ کہاں خرچ کی اور کیوں خرچ کی جو چیز گھر میں آگئی گھر والے جس طرح چاہیں اُس کو خرچ کریں۔

۶۔ قالت السادسۃ۔ زوجی ان اکل لف وان شرب اشتف وان اضطجع التف ولا یولج الکف لیعلم البث۔

۶ چھٹی بولی کہ میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو سب نمٹا دیتا ہے اور جب پیتا ہے تو سب چڑھا جاتا ہے۔ جب لیٹتا ہے تو اکیلا ہی کپڑے میں لپٹ جاتا ہے میری طرف ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا جس سے میری پراگندگی معلوم ہو سکے

فائدہ اس کلام سے بھی تعریف اور مذمت دونوں کہی جاتی ہیں لیکن جیسا کہ پانچویں کے کلام میں تعریف زیادہ ظاہر ہے اس کے کلام میں مذمت زیادہ ظاہر ہے جیسا کہ ترجمہ سے معلوم ہو گیا ہوگا۔ اگر مدح ہے جیسا کہ بعض شراح نے کہا ہے تو مطلب یہ ہے کہ جب کھاتا ہے تو سب رنگ کھاتا ہے۔ کہیں میوہ جات ہیں کہیں پھل ہیں۔ مختلف الانواع کے کھانے ہیں اور جب پیتے کا نمبر آتا ہے تو کبھی دودھ ہے کبھی شراب ہے، کبھی شربت ہے، غرض سب کچھ پیتا ہے ہر قسم کی چیزیں اس کے دستر خوان پر ہوتی ہیں، خرچ کرنے والا ہے کنجوس بخیل نہیں ہے کہ دال ہے تو گوشت نہیں ہے پانی ہے تو دودھ نہیں، جھگڑوں سے علیحدہ رہتا ہے دوسروں کی پیٹھ میں ہاتھ نہیں ڈالتا یعنی عیوب کی تفتیش نہیں کرتا، کوتاہیوں کو تلاش کرتا نہیں پھرتا۔ اور اگر مذمت ہے جیسا کہ اکثر کی رائے ہے۔ تو مطلب یہ ہے کہ جب کھانے کا نمبر آئے تو جو کچھ سامنے ہے سب نمٹا دے گھر والوں کو بچے نہ بچے

باقی ص ۹

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

شمارہ نمبر

ختم نبوت

جلد نمبر

فہرست

خصائل نبوی — حضرت شیخ الحدیثؒ	ابتدائیہ — عبدالرحمٰن یعقوب باوا	مرزا کا نام نہاد عشقِ رسول — مولانا محمد اقبال رنگونی
۲	۵	۶
اطاعت رسولؐ — جناب محمد کاظم صاحب	ذرائع ابلاغ — محمد سمیع اللہ صاحب	ربوہ کی خفیہ ڈائری — ایک اہم تحریر
۱۰	۱۳	۱۴
قادیانی جماعت اور طلاق — جناب فرزند توحید	وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ — خبر	لغت — حافظ لدھیانوی
۱۷	۲۲	۲۴

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ

دو روپیہ

فون نمبر

۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک

سالانہ ـــ ۷۰ روپے
ششماہی ـــ ۴۰ روپے
سہ ماہی ـــ ۲۰ روپے

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبہ کتابت

محمد عبدالستار واحدی

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: ۲۰/A ساشہ مینشن
ایم۔ اے جناح روڈ۔ کراچی۔

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، او مان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۳۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

تار کا پتہ
شاہین کراچی

ٹیلیکس
۲۷۱۹

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمدللہ پاکستان میں پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے
میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ
کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں، جہاز راں کمپنیاں
اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی
پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں

فون: ۲۷۱۸۴۲، ۲۷۱۸۹۴، ۲۷۱۸۴۰

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

اداریہ

قومی یادگار یا قومی المیہ؟

مجلس شوریٰ کے حالیہ اجلاس میں ایک بحث کی رپورٹ ملاحظہ ہو :-

"راولپنڈی ۲۴ جولائی (نمائندہ جسارت) قائداعظم کی جائے پیدائش کے ساتھ قادیانی سائنسدان پروفیسر عبدالسلام کی جائے پیدائش کو بھی "قومی یادگار" قرار دیا گیا، یہ بات ثقافت وسیاحت کے وفاقی وزیر نیاز محمد ارباب نے مجلس شوریٰ کو بتائی، انہوں نے شہزادہ سعید الرشید عباسی کے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ملک میں جن عمارتوں کو قومی یادگار قرار دیا گیا ہے ان کی تعداد (۸) ہے اور ان میں مزار قائد اعظم، کراچی میں واقع قائداعظم کی جائے پیدائش، زیارت کی ریذیڈنسی، مزار علامہ اقبال، جاوید منزل لاہور، خالق دینا ہال کراچی، اسلامک سمٹ مینار لاہور اور پروفیسر عبدالسلام کی جائے پیدائش جھنگ شامل ہے"

(روزنامہ جسارت مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۸۴ء)

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی جائے پیدائش کو "قومی یادگار" قرار دینے کا حکومت کا فیصلہ اپنی جگہ ــــ لیکن اس فیصلے نے ہمارے زخموں کو پھر سے ہرا کر دیا ہے۔ یہ تلخ داستان ہم دہرانا نہیں چاہتے۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو یہودیوں کی طرف سے انعام دیا جانا، پھر پاکستان میں سرکاری طور پر ان کا اعزاز واکرام اور پھر اسلامک سائنس فاؤنڈیشن کے سربراہ بننے کی کوشش ــــ یہ سب واقعات ایک سازش کا نتیجہ ہیں۔ اس پر بہت کچھ لکھا اور کہا جا چکا ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس موقع پر جو کچھ ہوا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اگر اسوقت پریس پر سنسر کی پابندی نہ ہوتی تو اہل اسلام کے جذبات ابھر کر سامنے آجاتے،

صدر مملکت سے لیکر ایک ادنیٰ سرکاری ملازم تک قادیانیت کے بارے میں مسلمانوں کے جذبات سے اچھی طرح واقف ہیں کہ اہل اسلام قادیانیوں سے شدید ترین نفرت کرتے ہیں۔ آج سے نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانے سے مسلمانوں کے دلوں میں ان کے لئے اللہ واسطے بغض ہے۔ اور خصوصاً قادیانیوں کے بین الاقوامی لیڈر چوہدری ظفر اللہ قادیانی، ایم ایم قادیانی اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی ــــ جنہوں نے ملک کا دیوالیہ نکال دیا ــــ دیکھنا گوارا نہیں کرتے ــــ ہمیں حیرت ہے کہ یہ سب کچھ جاننے کے باوجود ایک قادیانی سائنسدان کی جائے پیدائش کو قومی یادگار قرار دینے کی جرأت کیسے ہوئی۔؟

ہم یہ سوال ان لوگوں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ آخر ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی میں کونسی خصوصیات ہیں؟ کیا اس لئے کہ انہیں نوبل انعام ملا ہے۔ معاف کیجئے۔ ایسے نوبل انعام سے اللہ بچائے ــــ جس کے ذریعے ہمارے بھولے بھالے (قادیانیت سے ناواقف) مسلمان طلبہ کا ایمان خطرے میں پڑ جائے ــــ اس نوبل انعام کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ قادیانیت کی تشہیر کی جائے اور دنیا پر یہ ظاہر کیا جائے کہ دنیا میں سب سے زیادہ تعلیم یافتہ یہ لوگ ہیں حالانکہ کون نہیں جانتا کہ ان سے زیادہ قابل لوگ امت محمدیہ میں موجود ہیں۔

مرزا کا نام نہاد عشقِ رسولؐ

حضرت مولانا محمد اقبال صاحب رنگونی۔ مانچسٹر

اخلاق و روحانیت کی دنیا میں یہ بہت سے بڑا حادثہ کہلاتا ہے کہ نرے جھوٹ کو بالکل سچ بنا دیا جائے۔ اندھیرا کو اجالا ثابت کرنے کی سرتوڑ کوشش کی جائے کفر و باطل کو اسلام بنانے کی سعی رائیگاں کی جائے۔ بغض رسول پر عشق رسول کی چادر تان لی جائے۔ اور شر اخیر کا روپ دھار کر خیر ہی کے مقابلے میں نکل آئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹ، ظلمتیں، کفر، بغض و عداوت رسولؐ، دین اسلام سے دشمنی۔ اور اس کے شر و فساد کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ روز روشن کی طرح واضح ہے۔ کوئی عقل کا مارا ہی اس میں شک و شبہ کر سکے گا یا تاویلات کا جامہ پہنانے کی کوشش کرے گا۔ مگر تعجب ہے ان مرزائیوں پر جو اس قدر واضح عبارتوں کے بعد بھی مرزا صاحب کو محب خدا، محب رسولؐ اور خادم دین بنا کر مسلمانوں کی دولت ایمان کو چرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مرزائیوں کی عبادت گاہ کے امام بشیر احمد رفیق لندن سے لکھتے ہیں۔

"آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے۔ آپ کا اوڑھنا اور بچھونا صرف عشق محمد تھا۔ اس کی خاطر آپ کو ہر دکھ اور مخالفت اور ایذاء کو بخوشی قبول کرنے سے دریغ نہ تھا۔ جیسے کہ فرماتے ہیں۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

ایسے شخص کے بارے میں یہ کہنا کہ نعوذ باللہ آپ دائرہ اسلام سے خارج ہیں یا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے زمرہ عشاق میں شامل نہیں کتنی بڑی نا انصافی ہے۔"

(ہمارا موقف ص۲)

الجواب: بشیر احمد نے مرزا غلام احمد قادیانی کی چند عبارتیں اور دو چار اشعار نقل کرنے کے بعد یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مرزا غلام احمد جیسا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مداح کوئی نہیں گذرا۔ لیکن بشیر احمد، مرزا صاحب اور ان کے امتیوں کی وہ تمام عبارتیں شیر مادر کی طرح ہضم کر گیا جس میں نہ صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین موجود تھی بلکہ عداوت اور بغض، ہمسری وافضلیت کا دعویٰ بھی نہایت ہی وضاحت سے درج تھا اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے جو مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے امتیوں کی اشتعال انگیز اور دل آزارانہ تحریروں کے چند نمونے پیش خدمت ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں۔

۱۔ "اس (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا" (اعجاز احمدی ص۷۱)

۲۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات ہیں (تحفہ گولڑویہ ص۹۶) میرے معجزات کی تعداد دس لاکھ ہے" (براہین احمدیہ ص۵۶)

۳۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے (الفضل قادیان ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

۴۔ ایک مقام پر لکھتے ہیں:

"اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار زمانہ میں بدر ہو جائے خدا تعالیٰ کے حکم سے۔ پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کی رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو۔ پس ان ہی معنوں کی طرف اشارہ ہے خدا تعالیٰ کے اس قول میں کہ لقد نصرکم ببدر" (قادیانی مذہب ص۲۶۱ بحوالہ خطبہ الہامیہ ص۱۸۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی پچھلی کتابوں میں احمد بھی مرقوم ہے۔ اور آپ کا اسم گرامی قرآن کریم میں محمد بھی آیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ نام میرے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

۵۔ "خدا نے آج سے ۲۰ برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے" (ایک غلطی کا ازالہ ص۱۰)

۶۔ "منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد"

میں مسیح ہوں اور موسیٰ کلیم خدا ہوں۔ احمد مجتبیٰ ہوں

تریاق القلوب ص۵

جب مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد ماننے سے انکار کر دیا کہ کسی صورت میں تو نہ مثل محمد بن سکتا ہے نہ ظل محمد لہٰذا تیری بات قابل قبول نہیں۔ تو مرزا کو طیش آگیا اور سارا غصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی محمد پر گرتا ہے۔ اور اس سلسلے میں ان کا پہلا قدم یہ ہے۔

۷۔ "محمد اسم جلالی ہے اور احمد اسم جمالی ہے" (اعجاز المسیح ص۲۲)

اسم محمدؐ کے خلاف اس قدر زبردست مہم سے یہ ترشح ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو چونکہ معلوم تھا کہ اسم احمد کے مقابلہ میں اسم محمد زیادہ معروف اور مسلمانوں کے دل و دماغ میں بسا ہوا ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے اسم محمدؐ کی اہمیت اور جاذبیت کو ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ اوپر کی عبارت میں اسم محمدؐ کو جلالی اور احمد کو اسم جمالی سے موسوم کیا تاکہ لوگوں پر یہ اثر (IMPRESSION) ڈالا جائے تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی تبلیغ جلالی انداز میں کی تھی اور جلالی حکمران تھے معاذ اللہ استغفر اللہ سبحانک ھذا بہتان عظیم

مرزا غلام احمد نے سوچا کہ جب مسلمانوں کے دماغ میں یہ بات بیٹھ جائے گی کہ معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلالی حکمران تھے تو فوراً یہ عام کر دیا جائے گا کہ جلالی رنگ کی خدمت باقی نہیں۔ جمالی انداز میں ہی دین کی تبلیغ مفید اور نافع ہے چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دوسرا قدم ملاحظہ کیجئے!

۸۔ "اسم محمدؐ کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلالی ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں" (اربعین ص۱۷)

پہلے اسم محمد کو جلالی رنگ میں پیش کیا تھا پھر کہا کہ اب اس سورج کی کرنوں کی ضرورت نہیں اور اب کھلے الفاظ میں اسے منسوخ کر دیا۔ مرزا کا تیسرا قدم ملاحظہ کیجئے۔

۹۔ "خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا۔ یعنی جمالی رنگ دکھلانا چاہا۔ سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے موعود (مرزا) کو پیدا کیا جو عیسیٰ کا اوتار احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے" (اربعین ۴ ص۱۵)

ان حوالہ جات اور تصریحات کے بعد بھی اگر قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو عاشق رسول اور خادم دین ثابت کریں تو یہ انہی کو زیب ہے۔ مسلمان ہرگز ہرگز ان عبارتوں کو برداشت نہیں کر سکتے بلکہ مسلمانوں کا یہ اعتقاد ہے کہ جو ایسی عبارتیں لکھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن اور اسلام کا باغی ہے۔ اسے عاشق اور خادم دین تو کیا ایک ادنیٰ مسلمان بھی تصور کرنا دین پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔

۱۰۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے سامنے ان کے ایک مرید قاضی اکمل نے ایک قصیدہ پیش کیا۔ جس کے دو شعر یہ بھی ہیں۔

"محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں"

ان دونوں شعروں کو مرزا کی موجودگی میں پڑھا گیا۔ مرزا صاحب نے نہ اسے نکیر کی نہ قابل اعتراض بات سمجھی۔ بلکہ اس کے جواب میں مرزا صاحب نے فرمایا کہ جزاکم اللہ یہ کہکر اس خوشخط قطع کو اپنے ساتھ اندر لے گئے" (الفضل ربوہ ۲۲ اگست ۱۹۴۴ء)

اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی شان پاک اور عظمت و عزت کے مقابلے میں اپنی عزت و عظمت کے خواہاں تھے اور یہی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت پر قدغن لگانے کے درپے رہتے تھے کہ کسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لوگوں کے دلوں سے ختم ہو جائے۔

(نوٹ) مرزا صاحب اور ان کے پیروکاروں نے ذومعنی الفاظ سے امت مسلمہ دین اسلام سے کیا کیا کھیل کھیلا ہے۔ اس کی تفصیل کسی اور وقت کی جائے گی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے دوسرے مرید ڈاکٹر شاہ نواز خاں قادیانی کے الفاظ ملاحظہ کیجئے۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا غلام احمد قادیانی) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت سے زیادہ تھا .... اور یہ جزئی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت پر حاصل ہے۔" (تنظیم اہل سنت کا مرزا غلام احمد نمبر بحوالہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز)

دیکھئے کس جرأت اور دریدہ ذہنی سے بلا لپٹی رکھے بغیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مرزا صاحب سے (نقل کفر کفر نباشد) ناقص العقل اور کم فہم کیا گیا ہے۔

الفضل ربوہ ۲۸، مئی ۱۹۲۸ء میں ہے:

"محمد ہے چارہ سازی امت
ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعث ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفیٰ میرزا بن کے آیا" (حوالہ بالا)

یعنی اگر میرزا غلام احمد نہ آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی پرسان حال نہ تھا (استغفراللہ من ھذہ الهفوات)

کبھی کبھی مرزائی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ مرزا صاحب کے عشق رسول کا تو یہ حال تھا کہ آپ پر کوئی الزام لگاتا تو اس کو جواب تک نہ دیتے نہ کبھی لعنت ملامت کرتے۔ البتہ جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخی دیکھتے تو آپ کی (بزعم خود) حمیت و غیرت جوش میں آجاتی اور اس کا بھرپور جواب دیتے۔ لاہوری قادیانیوں کے سربراہ محمد علی قادیانی ۸، اپریل ۱۹۰۱ء کے خطبہ جمعہ میں کہتے ہیں۔

"ہم نے آنکھوں کے سامنے یہ نظارہ دیکھا کہ ایک شخص ہمارے سامنے اٹھا اور خدا کے لئے اسی عشق اور محبت کا جذبہ ہم نے اس کے اندر دیکھا جس کی طرف محمد رسول اللہ صلعم کی تاریخ ہماری راہ نمائی کرتی ہے۔ خدا جانتا ہے اسی جذبہ کی ایک جھلک —— ان آنکھوں سے ہم نے مرزا صاحب میں دیکھی جس کا اصل سرچشمہ ہمارے پیغمبر صلعم ہیں۔ کس طرح دیکھا؟ گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط آپ کو آتے ہیں اور آپ ہنس کر فرماتے ہیں کہ ہم نے انہیں ایک بوری میں ڈالنا شروع کیا تھا مگر وہ بہت جلد بھر گئی۔ اس لئے اس کو بھی چھوڑ دیا۔ لیکن وہی شخص جو اپنے لئے گالیوں کی پرواہ تک نہیں کرتا وہی شخص جو اپنے متعلق گالیوں کو اس فراخدلی سے سن لیتا ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کوئی ایسا خط آجائے یا کوئی مضمون شائع ہو جس میں آپ پر حملہ ہو تو اس کی غیرت جوش میں آجاتی ہے اور چین نہیں لیتے جب تک اس کا جواب نہ دے لیں۔" (پیغام صلح ۲۰، اپریل ۱۹۴۹ء)

ملاحظہ فرمائیے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے مرزا صاحب کے عشق رسول کا یہ راگ کس کس طرح الاپا جا رہا ہے۔ اور ثبوت یہ ہے کہ مرزا صاحب کو اگر کوئی گالی دیتا تو برداشت کر لیتے۔ افسوس صد افسوس۔ شیطان لعین بھی اس جھوٹ پر شرما ہی گیا ہو گا۔ یاد رکھئے مرزا صاحب کی ایک بھی کتاب ایسی نہیں جس میں کسی نہ کسی پر گالیوں کی بوچھاڑ نہ کی گئی ہو۔ توہین خدا، توہین انبیاء، توہین کتب سماوی توہین خاتم الانبیاء، توہین احادیث، توہین قرآن، توہین صحابہ، توہین اہل بیت، توہین علماء، توہین صلحاء غرضیکہ مرزا صاحب گالیوں کے فن میں مجدد نظر آتے ہیں۔ اس اعتبار سے اگر مرزا صاحب کو اس فن کا مجدد تسلیم کر لیا جائے تو کسی کو اعتراض نہ ہونا چاہیئے۔ حضرت مولانا نور محمد صاحب فاضل مظاہر العلوم سہارنپور نے مرزا صاحب کی ان مغلظات کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ جو چشم بصیرت رکھنے والوں کے لئے مقام عبرت ہے۔ اس صراحت کے باوجود یہ کہنا کہ مرزا صاحب ہنس کر بوری میں ڈال دیتے تھے۔ جھوٹ دروغ گوئی کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے ؎

جنوں کا نام خرد رکھ لیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز ہے

جھوٹ اور انتہائی کذب بیانی یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کوئی مضمون شائع ہوتا تو مرزا صاحب جوش میں آ

جاتے"۔ اس طرح غلط بیانی اور فریب کاری پر جتنی بھی داد دی جائے کم ہے۔ حق یہ ہے کہ اس فریب کاری کا جو پردہ خود مرزا صاحب نے اپنے ہاتھوں سے چاک کیا ہے اس سے میری کسی شہادت کی ضرورت نہیں۔ پڑھئے اور فیصلہ کیجئے مرزا جھوٹا تھا یا محمد علی۔ ہمارے نزدیک تو دونوں ہی جھوٹے اور دغا باز تھے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

"جنہوں نے اپنی بد ذاتی اور مادری بدگوہری سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگائے یہاں تک کہ کمال خباثت اور پلیدی سے اس سید المعصومین پر سراسر دروغ گوئی کی راہ سے زنا کی تہمت لگائی اگر غیرت مند مسلمانوں کو اپنی محسن گورنمنٹ کا پاس نہ ہوتا تو ایسے شریروں کو جواب دیتے جو ان کی بداصلی کے مناسب حال ہوتا۔ مگر شریف انسانوں کو گورنمنٹ کی پاسداریاں ہر وقت مدنظر ہیں اور وہ طمانچہ جو ایک گال کے بعد دوسرے گال پر عیسائیوں کو کھانا چاہیے تھا۔ ہم لوگ گورنمنٹ کی اطاعت میں محو ہو کر پادریوں اور آریوں سے کھا رہے ہیں۔ یہ سب بردباریاں ہم اپنی محسن گورنمنٹ کے لحاظ سے کرتے ہیں اور کریں گے۔ الخ" (آریہ دھرم ص۵۹)

لعنت ہے ایسی غیرت اور تف ہے ایسی شرافت پر کہ ایک طرف تو یہ قوم خاتم النبیین سید المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ طرح طرح کے الزامات لگا رہے ہیں۔ مگر مرزا صاحب کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اس وقت بھی اپنے مالکوں کی اطاعت۔ ان کی خوشی کے گیت گائے جاتے ہیں۔ ان کی وفاداری کا ثبوت دیا جا رہا ہے۔ ان کے لیے دعائیں کی جا رہی ہیں، مال و جان ان پر فدا ہو رہے ہیں۔ کیا یہ عاشق کا تقاضا ہے؟ اسی کو عاشق رسول کہتے ہیں!۔

بہر حال مرزا صاحب کے اس غیرت کش اور اخلاق سوز بیان سے جہاں محمد علی قادیانی اور بشیر احمد قادیانی رفیق لندنی کی مندرجہ بالا صداقتوں کا بھانڈا پھوٹتا ہے وہاں اس سے مرزا صاحب کے عشق رسول کی حقیقت بھی عریاں ہو کر سامنے آ جاتی ہے اور آپ کی زندگی بھر کے اس کیریکٹر سے عشق رسول کی وہ جھلک روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی جس کو پیش کرنے کے لیے یہ حضرات پمفلٹ شائع کرتے رہتے ہیں۔

تعصی الرسول وانت تظهر حبه
هذا العمري في الفعال بديع
لو كان حبك صادقا لاطعته
ان المحب لمن يحب مطيع

بقیہ خصائل نبوی ؐ

جھینس کی طرح ساری کو بلا ختم کر دے۔ پلنگ کا نمبر آئے تو سارا کنواں چڑھا جائے غیروں اور اجنبیوں کی طرح الگ اپنی چادر میں لپیٹ کر سو جائے مجھ سے لپٹنا تو درکنار کبھی بدن کو ہاتھ بھی نہیں لگاتا کہ میرے دکھ درد کی کوئی خبر لے یا میرے بدن کی گرمی سردی کا کچھ پتہ لے۔

قدیم فضلاء کیلئے وفاق المدارس میں

امتحان کی اجازت

وفاق المدارس مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ ۱۹ رشوال ۱۴۰۴ھ / ۱۸ جولائی ۱۹۸۴ء بمقام جامعۃ العلوم الاسلامیہ میں فیصلہ کیا گیا کہ وفاق سے ملحق جامعات کے سابقہ گذشتہ کے جو فضلاء وفاق کا امتحان نہ دے سکے ان کو وفاق کے امتحان میں شرکت کی اجازت ہے۔ یہ امتحان صفر ۱۴۰۵ھ ملتان میں منعقد ہوگا، ۳۰ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ تک دو صد روپیہ فیس کے ساتھ درخواستیں وصول کی جائیں گی، داخلہ وفاق کے مطبوعہ فارم کے ذریعہ ہوگا۔ جو مرکزی دفتر وفاق سے مہیا ہو سکتا ہے، فارم کے ساتھ درج ذیل مطلوبہ کوائف مہیا کرنا لازمی ہوگا، ۱۔ نقل سند فراغ مصدقہ مہتمم جامعہ ۲۔ شناختی کارڈ کی مصدقہ ۲ عدد فوٹو کاپی، ۳۔ متعلقہ ادارے سے حالیہ نقل کی تصدیق — امتحان تحریری و تقریری دونوں ہوں گے، امتحان کے طریقہ کار کا اعلان بعد میں کیا جائیگا، وفاق صرف ملحقہ جامعات کے سابقہ فضلاء کا امتحان لیگا۔ کوئی ادارہ پرائیویٹ طلبہ کا داخلہ نہ بھیجیں"

ضمنی امتحان

صحیح بخاری اور جامع ترمذی کا ضمنی امتحان صفر ۱۴۰۵ھ میں ملتان میں ہوگا۔ ضمنی امتحان دینے والے طلبہ ۳۰ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ سے پہلے درخواستیں مع ۱۵۰ روپیہ فیس بھجوا دیں۔

محمد انور شاہ ناظم امتحانات وفاق المدارس العربیہ پاکستان
کچہری روڈ ملتان شہر

اطاعت رسولؐ

مومن کا سرمایہ حیات

تحریر:- جناب محمد کاظم صاحب الندوی

ایک کافر اور مومن کے درمیان فرق یہ ہے کہ کافر و مشرک خدا کے ساتھ غیر اللہ کی پرستش کرتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ خدا جو کہ اصلی خالق و مالک ہے، جس کے قبضہ میں وہ شاہ کلید ہے جس کے ذریعہ کائنات کے سارے قفل کھلتے جاتے ہیں۔ اس کو چھوڑ کر معبودانِ باطل ہی کو اپنا ہادی و ملجا، معاون و مددگار، حامی و رزاق اور مشکل کشا سمجھتا ہے۔ مگر مومن وہ ہے جس کا ایمان ہے کہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کے سوا کوئی مشکل کشا، حاجت روا اور خالق رازق نہیں۔ اس کے علاوہ کوئی معاون و مددگار اور مالک و آقا نہیں جس کا لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد پر پورا پورا ایمان، یقین ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کو اس بات کا بھی پورا پورا وثوق و اعتماد ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری برحق، پیغمبر ہیں۔ ان کا لایا ہوا دین صحیح "اسلام" ہے۔ چنانچہ قرآن عزیز میں ہے۔

ان الدین عند اللہ الاسلام

(آل عمران) دین صحیح خدا کے نزدیک اسلام ہے۔

گویا مومن اس فرد بشر کا نام ہے جس کا ایک خدا پر ایمان و یقین ہونے کے ساتھ ساتھ محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت پر پورا پورا یقین ہو، اب اس فرد انسانی کے لئے خدا کی عبادت و بندگی اور اس کی پرستش کے لئے کسی نہ کسی طریقہ اور راستہ کی سخت ضرورت ہے۔ تو وہ طریقہ اور راستہ محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ جہاں کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے۔ جس کو اپنانے میں دونوں جہاں کی سُرخ روئی حاصل نہ ہوتی ہو۔

محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کو اپنانے اور ان کے راستوں کے اختیار کرنے کا نام اطاعت رسولؐ ہے۔ یہی چیز مومن کی زندگی کے لئے سرمایہ حیات ہے۔ اطاعت رسولؐ کے متعلق قرآن عزیز میں ایک دو جگہ نہیں بلکہ بہت سے مقامات پر ہمیں صراحت کے ساتھ حکم دیا گیا ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللّٰہ و رسولہ و لا تولوا عنہ وانتم تسمعون (انفال۔ ۲۰)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔ اس سے روگردانی نہ کرو۔ اس حال میں کہ تم سنتے رہو۔

ایک اور جگہ ہے۔

اطیعوا اللّٰہ و رسولہ ان کنتم مؤمنین۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم یقین رکھتے ہو۔

سورہ آل عمران میں ہے۔

واطیعوا اللّٰہ والرسول لعلکم ترحمون (آل عمران۔ ۱۳۱)

اور اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو امید کہ تم پر رحم کیا جائے۔

رسولوں کے دنیا میں آنے کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے کہ لوگ اس کی اطاعت و تابعداری اور فرماں برداری کریں۔ ان کی ہر بات اور ہر قول و عمل کو اپنائیں اور اپنی زندگی کے ہر ہر شعبہ میں جاری و ساری کریں۔

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللّٰہ (نساء۔ ۶۴)

ہم نے رسول کو صرف اس لئے بھیجا، تاکہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت و تابعداری کی جائے۔

خدا کی اطاعت و تابعداری کا مدار رسول کی اطاعت و فرماں برداری پر ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ رب العزت کی تابعداری و اطاعت کا دم

سمجھتا ہے۔ مگر وہ رسول کی اتباع نہیں کرتا، تو دراصل وہ خود اپنے آپ کو دھوکا دے رہا ہے۔ کیونکہ اللہ کی اطاعت رسول کی اطاعت پر موقوف ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (نساء۔ ۸۰)

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے میری فرماں برداری کی اس نے اللہ کی فرماں داری کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی۔ اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

اللہ اور اسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری و اتباع پر دارین کی کامرانی و کامیابی موقوف ہے۔ سورہ نور میں ہے

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے، اور اللہ سے ڈرے اور اس کی مخالفت سے بچے۔ وہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

جو شخص بھی خدا اور رسول کی اتباع کرتا ہے وہ سراپا نفع ہی نفع میں ہے۔ وہی لوگ دنیا میں بھی اس کا اجر پائیں گے اور آخرت میں اس کی کامیابی و کامرانی تو قطعی اور یقینی ہے۔ اس کے برخلاف جو شخص خدا اور اس کے رسول کی اطاعت سے سرتابی اور روگردانی کرے وہ سراسر نقصان میں ہے۔ قرآن عزیز میں ہے۔

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم لوگ روگردانی کرو گے تو سمجھ رکھو کہ رسول کے ذمہ وہ ہے جس کا ان پر بار رکھا گیا ہے اور تمہارے ذمہ وہ ہے جس کا تم پر بار رکھا گیا ہے اور اگر تم نے ان کی اطاعت کر لی تو راہ پر جا لگو گے۔ اور رسول کے ذمہ صرف صاف طور پر پہونچا دینا ہے۔

ایک جگہ خداوند قدوس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والوں کے بارے میں فرمایا ہے۔

ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیما (احزاب۔ ۷۱)

اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے عظیم کامیابی حاصل کر لی۔

دوسری جگہ فرمایا۔

قل اطیعوا اللہ والرسول فان اللہ لا یحب الکافرین (آل عمران۔ ۳۲)

آپ کہہ دیجئے اللہ اور رسول کی اتباع کرو، اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

قرآن عزیز ہی میں اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرنے والوں کو دخول جنت کی خوشخبری اور نافرمانی کرنے والوں کو دخول جہنم کی وعید سنائی گئی۔

ترجمہ: اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی پوری تابعداری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایسی بہشتوں میں داخل کریں گے۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور بالکل ہی اس کے ضابطوں سے نکل جائے گا اس کو آگ میں داخل کر دیں گے۔ اس طور سے کہ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور اس کو رسوا کن عذاب دیا جائے گا۔

حدیث نبوی ہے۔

کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی قالوا ومن ابی یا رسول اللہ قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی (بخاری)

میری پوری امت جنت میں داخل ہو گی سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے میرا انکار کیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! منکر کون ہے فرمایا جس نے میری اتباع کی ہے۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میرا انکار کیا۔

قرآن پاک میں ان الفاظ میں حق تعالیٰ شانہ نے اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع و محبت کا امت کو پیغام دیا ہے۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران۔ ۳۱)

اے نبی! آپ کہہ دیجئے، اگر تم لوگ اللہ سے محبت کے دعویدار ہو تو میری اتباع و پیروی کرو۔ اللہ رب العزت تم سے محبت کرے گا۔

گویا خداوند قدوس کی محبت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پر موقوف ہے۔ رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت والفت اور اطاعت و تابعداری کے بغیر دنیا کی ساری محبت بے کار اور لاشئی ہے۔ اس کی دنیا اور آخرت میں کوئی قدر اور حیثیت نہیں

آقا دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی خاطر تمام محبتوں کو قربان اور بالائے طاق رکھنا پڑے گا۔ اس قربانی اور تضحیہ کے بغیر کوئی شخص کامل مسلمان اور ایمان دار ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ دعویٰ بلا دلیل ہوگا۔

حدیث نبوی ہے۔

لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیکم من والدہ وولدہ والناس اجمعین (مشکوٰۃ)

تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل ایماندار نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

دوسری جگہ وارد ہے۔

لا یومن احدکم حتیٰ یکون ھواہ تبعاً لما جئت بہ (بخاری)

تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل ایماندار نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہشات اس دین کے تابع نہ ہو جائے جسے میں لے کر آیا ہوں۔

قرآن پاک کی وہ آیت کریمہ بھی اس جگہ نقل کرنے کے قابل ہے جس میں وضاحت کے ساتھ ان چیزوں کو گنایا گیا ہے جن میں انسان کا دل اکثر و بیشتر اٹک جاتا ہے۔ اور جن میں انسان اس طرح پھنس جاتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت وعظمت کا اس کو احساس تک نہیں رہتا۔

قل ان کان اٰباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومسٰکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا حتیٰ یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یھدی القوم الفاسقین (توبہ۔۲۴)

آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور تجارت جس میں تمہاری نکاسی نہ ہونے کا تم کو اندیشہ ہے اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو، تم اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہوں تو تم منتظر رہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیج دیں۔ اور اللہ تعالیٰ بے حکمی کرنے والوں کو ان کے مقصود تک نہیں پہونچاتا۔

اگر کوئی شخص ان تمام چیزوں کے مقابلہ میں اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ محبت نہ کرے تو اس کے لئے نقصان اور خسارہ ہے۔ جس سے انسان کو مفر نہیں۔

بقیہ ذرائع ابلاغ

اقدار کے مطابق نہ ڈھالا جائے، اور مکمل طور پر اس کا قبلہ درست نہ کردیا جائے جس کے لئے ازحد ضروری ہے کہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کا مکمل کنٹرول علمائے حق پر مشتمل ایک بورڈ کے سپرد کیا جائے، یا کم ازکم ان اداروں کے کلیدی عہدوں پر ایسے افسران مقرر کئے جائیں جو اسلامی فکر اور اسلامی کردار کے حامل ہوں اس ناگزیر تبدیلی کے بغیر اصلاح معاشرہ کی ہر کوشش امت کی نظر میں بے سود ہوگی!

بقیہ ابتدائیہ

قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کی جائے پیدائش کو "قومی یادگار" قرار دینے کا مطلب ہم خوب سمجھتے ہیں، وہ قادیانی عناصر جو خفیہ طور پر سرکاری عہدے کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو مسلمان زعماء کی صف میں کھڑا کرکے نہ صرف "مسلمان" بنانے کے چکر میں ہیں، بلکہ عالم اسلام کا عظیم "ہیرو" بنا کر دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ ہماری نئی نسل کے ذہنوں پر یہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی شخصیت کو نقش کرنا چاہتا ہے، ہمیں افسوس تو ان دوستوں سے بھی ہے جو مسلمان ہونے کے ناطے سے ہمارے بھائی ہیں وہ نادانستہ طور پر اس رو میں بہہ جاتے ہیں اور قادیانی انہیں استعمال کرتے ہیں۔

ہمارے نزدیک ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو مسلمانوں کی صف میں کھڑا کرنا قائداعظم، علامہ اقبال اور دوسرے مسلم زعماء کی توہین ہے

ہم اس مسئلے پر بھرپور احتجاج کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی جائے پیدائش کو قومی یادگار قرار دینے کا فیصلہ واپس لیا جائے۔ ایک کافر و مرتد اور اسلام دشمن ہونے کے فرد کی جائے پیدائش کو قومی یادگار قرار دینا قوم سے غداری کے مترادف ہے۔

ہم اس عمارت کو "قومی یادگار" ہرگز تسلیم نہیں کرتے، اگر یہ فیصلہ واپس نہ لیا گیا تو یہ "قومی یادگار" نہیں بلکہ "قومی المیہ" ہوگا

عبدالرحمن یعقوب باوا

ذرائع ابلاغ

جناب محمد سمیع اللہ صاحب اسلام آباد

جدید مغربی تہذیب جنسی تسکین کے لئے تفریح کے مختلف ذرائع جو پیش کرتی ہے وہ ایک اسلامی معاشرے میں کسی بھی انداز میں برداشت نہیں کئے جا سکتے۔ اس کے برعکس موجودہ دور میں اختلاط مرد وزن کی وبا عروج پر پہنچ چکی ہے، ملک کے تمام ذرائع ابلاغ مغرب زدہ حکام کی سرپرستی میں پورے معاشرے کو جبراً مخلوط اور شرم وحیا سے عاری بنانے پر تلے بیٹھے ہیں، مغربی ماحول کی پروردہ چند خواتین بعض لادین حکام کی سرپرستی میں قوانین اسلام کے خلاف کھلی بغاوت پر اتری ہوئی ہیں ان کا بغیر حجاب کے بناؤ سنگھار کے ساتھ نکلنا اور رقص وسرود کی محافل میں قراردادیں منظور کروانا ایک شرمناک فعل ہے

اخلاق کی تباہی کا دوسرا نام مخلوط تعلیم ہے، ویمن ڈویژن، اپوا، ویمن ایکشن فرنٹ اور دیگر ایسی انجمنوں کے تحت یہ سکیم پروان چڑھ رہی ہے کہ معاشرے میں کسی سطح کی کوئی مجلس بھی ایسی نہ ہو جو مخلوط معاشرے کے تصور سے خالی ہو۔

مندرجہ بالا طرز فکر کے تحت جو طرز معاشرت آج رواج پذیر ہے اس میں لہو تفریحات کشش کا باعث ہیں، یہی وجہ ہے کہ معاشرہ دن بدن بگڑتا جا رہا ہے، غریب اور متوسط طبقہ مہنگائی کے ہاتھوں پس کر رہ گیا ہے، نئی نسل فحش لٹریچر، فحش فلموں اور عریاں تصاویر کی لپیٹ میں آکر تباہ ہو رہی ہے۔ اخبارات اور رسائل اشتہارات۔ رنگین تصاویر اور دیگر قصے کہانیوں سے مسلمانوں میں فحش کاری اور عریانی کو فروغ دے رہے ہیں۔ ریڈیو اور ٹی وی پر موسیقی، گانے، رقص اور نغمیں وغیرہ جو کہ فواحش ومنکرات کے زمرے میں آتے ہیں ان کو حکومتی سرپرستی حاصل ہے حالانکہ اسلام میں تو عورت کی آواز پر بھی پردہ ہے اور شریعت ہر اس کار کردگی کی مخالف ہے جو سفلی جذبات کو ابھارتی ہے اور طبیعت میں جنسی ہیجان پیدا کرتی ہے، مثلاً مرد وزن کا اختلاط، فلمی گانے، خواتین کا بناؤ سنگھار اور ایکٹنگ وغیرہ۔ اگرچہ آجکل اس کا نام "آرٹ" رکھ دیا گیا ہے مگر قرآن مجید کی آیت "لا تقربوا الزنا" کے تحت یہ بے حیائی اور بدکاری کا ایک زینہ ہے۔ آج ریڈیو، ٹی وی، اور وی سی آر، میں جو کچھ دیکھا اور سنا جا رہا ہے وہ سب فحاشی اور بے حیائی اور فحشیات کو علی الاعلان پھیلانے کا باعث ہے۔

قرآن مجید کے بامعنی مطالعہ اور تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو گا کہ گزشتہ زمانوں میں کتنی اقوام اپنی سرکشی، فحاشی اور بداعمالی کے سبب تباہ وبرباد ہو چکی ہیں۔ قیام پاکستان کے وقت فلم بینی ایک گناہ سمجھتے ہوئے لوگ چھپ کر سینما جایا کرتے تھے، افسوس آج تقریباً ہر گھر میں ماں باپ اپنی بیٹی اور بیٹوں کے ساتھ فلم، ڈرامے، اور موسیقی کے پروگرام ایک جائز تفریح سمجھتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ جن طوائفوں کے نام کا گزر بھی گھروں میں نہیں ہوتا تھا آج وہ فلموں اور ٹی وی پروگراموں کے ذریعے بڑے وقار اور اعزاز کے ساتھ ہر گھر میں نظر آتی ہیں، حالانکہ غیر محرم عورت کو دیدہ ودانستہ دیکھنا گناہ ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آنکھ کا زنا قرار دیا ہے آج شعائر اسلامی پامال ہو رہے ہیں، فحشیات کی لعنت عام ہے ان تمام کا نتیجہ ہے کہ نوجوانوں میں بے راہروی اور بے حیائی، خاندانوں میں بدمزگی آپس میں دشمنی نااتفاقی، زن وشوہر میں تنازعات اور ماں باپ اور بزرگوں کی گستاخیاں ہر سو نظر آتی ہیں۔

لہٰذا ہر ذی عقل یہ محسوس کرتا ہے کہ اقدامات نفاذ اسلام اس وقت تک مفید اور کارآمد نہیں ہو سکتے جب تک بلا تاخیر ریڈیو اور ٹیلیویژن کو اسلامی

(بقیہ ص ۱۲)

ربوہ کی خفیہ ڈائری

قادیانیوں کے خلاف آرڈی ننس کا اجراء صدر مملکت کا ایک مومنانہ اور جرأت مندانہ فیصلہ ہے جس کے لئے عالم اسلام ان کا ممنون ہے۔ آرڈی ننس کے اجراء کے فوراً بعد قادیانیوں کا ربوہ میں ایک خفیہ اجلاس قصر خلافت کی قلعہ نما دیواروں کے اندر منعقد ہوا۔ جس میں صدر انجمن احمدیہ کے چند اراکین اور جماعت کے مقتدر افراد نے حصہ لیا۔

مرزا طاہر نے اس اجلاس میں اپنے خیالات کا اظہار کیا یہ اجلاس غیر رسمی تھا، زیادہ تر تبادل تجاویز، اراکین جماعت کے مشوروں اور آرڈی ننس کے مضمرات پر گفتگو کی گئی، اجلاس کے فیصلے اور تجاویز کی نوعیت کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔

ربوہ کا عام قادیانی قطعی خاموش تھا اور اپنے سربراہ کے حکم کا منتظر تھا۔ اتنا عیاں تھا کہ اول تو قادیانیوں کو اس بات کا علم نہ تھا کہ حکومت ایسا اقدام کر سکتی ہے، دوسرے وہ تصادم سے قطعاً گریزاں تھے، ان کا خیال یہ تھا کہ تصادم کی صورت میں ان کی جماعت کو سخت نقصان پہنچ سکتا ہے، اس لئے اپنے موقف میں لچک پیدا کرکے حکومت کے حکم کو تسلیم کر لیا جائے پاکستان کی جماعتوں کے امیروں کو حکم روانہ کیا گیا کہ مسجد کا نقشہ مٹا دیا جائے اور اذان بند کردی جائے۔ قادیانیوں کو اس بات کا شدید ڈر تھا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین حکومت سے اندرونِ خانہ سازباز نہ رکھتے ہوں اور ان کے خلاف یہ تحریک حکومت کی سرپرستی میں نہ چل رہی ہو، اس خدشہ کے پیش نظر ان کو وہم تھا کہ اگر مرزا طاہر نے جمعہ ۲۷ اپریل ۸۴ء کے روز کوئی بھی بات یا تقریر کی تو حکومت اس کو جواز بنا کر انہیں گرفتار کرے گی اور اسی طرح اور کئی قادیانی جن میں صدر انجمن احمدیہ کے ممبر شامل ہیں گرفتار کر لئے جائیں گے۔ ان کا یہ بھی خیال تھا کہ اسلم قریشی کی گمشدگی کے نتیجے میں مرزا طاہر کو شامل تفتیش کرنے کا مطالبہ اسی لئے کیا جارہا ہے کہ جماعت کے سربراہ کو گرفتار کرکے مقدمہ چلایا جائے اور ان کی تحقیر کی جائے، قادیانیوں کے بعض سرکردہ لیڈروں کو خدشہ تھا کہ حکومت جماعت احمدیہ کو سیاسی جماعت قرار دیکر مرزا طاہر پر سیاسی مقدمہ قائم کرنا چاہتی ہے۔

مرکزی جماعتوں کے بعض افراد اور مربیوں کو فوری طور پر ربوہ طلب کر لیا گیا اور انہیں ہدایات دی گئیں کہ وہ جماعتی لٹریچر عبادت گاہوں اور لائبریریوں سے اٹھا دیں اور اپنی سرگرمیاں نہایت محدود کردیں، خدام الاحمدیہ کی ڈیوٹیاں لگادی گئیں کہ وہ مختلف مساجد میں جاکر علماء کرام کی تقاریر سے مربیوں کو مطلع کریں اور عبادت گاہوں کے تحفظ کیلئے ہاکی اور دیگر ہلکے اسلحے سے مسلح ہوکر پہرہ دیں۔"

حکومت نے ۲۷ اپریل سے تین دن قبل مسلح پولیس کا پہرہ لگادیا تھا تاکہ قادیانی عبادت گاہوں پر لوگ قبضہ نہ کرسکیں چند ایک ایسے واقعات ہوچکے تھے جن کے نتیجے میں مسلمانوں نے قادیانیوں اور لاہوری جماعت کی بعض عبادت گاہوں پر قبضہ کر لیا۔ اور وہ ابھی تک جاری ہے۔

قادیانیوں کا خیال تھا کہ پولیس کا پہرہ ان کے تحفظ کے لئے کم اور ان کے رد عمل پر نظر رکھنے کیلئے زیادہ تھا۔

مسجد فضل، دار الحمد، بیت الحمد، اور بیت الحمد وغیرہ کے نام رکھ دیئے گئے۔ قادیانی لٹریچر غائب کردیا گیا۔ اور ان تمام رسیدوں، چندہ کی کتابوں اور جماعت کے افراد کی لسٹوں کو چھپا دیا گیا جس کے نتیجے میں کسی شخص کے قادیانی ہونے کا ثبوت مل سکتا ہو آپس کی بات چیت میں قادیانیوں نے اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا دعا کی ضرورت پر زور دیا، اور اسلام کے ابتدائی دور کے واقعات سے اپنے موجودہ حالات کو مشابہت دے کر اپنے موقف پر ڈٹے رہنے کا جواز نکالا۔

مرزا طاہر نے حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے جو پالیسی وضع کی اس کی رو سے جماعت کو تصادم سے بچانے کو اولیت حاصل تھی، وہ تمام قادیانی جن کے گرفتار ہونے کا اندیشہ تھا ربوہ سے پاکستان کے دوسرے حصوں میں چلے گئے اور کچھ لوگ ملک سے باہر چلے گئے، سب سے زیادہ اہم بات مرزا طاہر کو تحفظ بہم پہنچانا تھا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے سب سے پہلے مرزا طاہر سے ملاقاتوں کا سلسلہ قطعاً بند کر دیا گیا، غیر ملکی پریس کے نمائندوں نے مرزا طاہر سے انٹرویو لینے کی کوشش کی۔ لیکن معذرت کر دی گئی

۲۸ اپریل کو مرزا طاہر نے قائم مقام سربراہ مقرر کر دیا اور جماعت کے لئے مختصر سی ہدایات لکھوا دیں، قصر خلافت کے قریبی حلقوں نے قادیانی زعماء کو بتایا کہ مرزا طاہر ربوہ سے اسلام آباد جا رہے ہیں، ربوہ میں اس خبر کی اس طور پر تشہیر کی گئی کہ ملکی پریس نے اس کو قادیانی حلقوں کے حوالے سے اخبارات کی زینت بنایا۔ یہ خیال کیا جانے لگا کہ مرزا طاہر اسلام آباد جا کر گفت و شنید کرنا چاہتے ہیں اور آرڈی ننس کے نفاذ سے ان کے حوصلے پست ہو گئے ہیں۔ ربوہ سے جہلم جماعت کو اطلاع بھجوائی گئی کہ وہ مرزا صاحب کے قیام کا انتظام کرے۔ اور اسلام آباد ان کی کوٹھی پر خدام الاحمدیہ کی ڈیوٹیاں لگ گئیں۔ ربوہ سے قادیانیوں کا قافلہ جہلم کی طرف روانہ ہوا مرزا صاحب کی خوشنما کار میں پردے جھلمل کر رہے تھے، قادیانی کہہ رہے تھے کہ مرزا صاحب پچھلی سیٹوں پر خواتین کے ساتھ بیٹھے تھے یہ قافلہ جہلم پہنچا اور وہاں چند گھنٹے قیام کے بعد اسلام آباد کے لئے روانہ ہو گیا۔ یہاں یہ ڈرامہ جاری تھا اور وہاں مرزا طاہر اپنے پرانے آقاؤں کے ساتھ لندن پہنچ چکے تھے، قادیانیوں نے حکومت کے اداروں، مجلس تحفظ ختم نبوت کے افراد اور دیگر لوگوں کو دھوکہ دے کر اپنے سربراہ کو لندن کھسکانے کا بہترین ڈرامہ رچایا، مرزا طاہر رات کی تاریکی میں اپنی اہلیہ کے ساتھ کار میں کراچی روانہ ہو گیا جہاں پہلے سے اس کی روانگی کا انتظام مکمل تھا۔

ایک قادیانی ایجنسی کے ذریعہ PK ۷۸۱ کا ٹکٹ لیا گیا اور چند قادیانیوں کے ہمراہ مرزا طاہر عام مسافروں کی طرح جہاز میں جا بیٹھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومتی اداروں کو قطعاً علم نہ تھا کہ مرزا صاحب باہر جا رہے ہیں بلکہ ان کی توجہ اسلام آباد اور جہلم پر مرکوز تھی جہاں دو خواتین اور مرزا صاحب کے خاندان کے ایک فرد سفر کر رہے تھے، قادیانی اس سفر کو خدا کا تازہ نشان بتاتے ہیں اور اسے مرزا غلام احمد کی پیشگوئیوں کی سچائی کی دلیل قرار دیتے ہیں، جس کی بہت پہلے خبر دی جا چکی تھی۔ جماعت کے سربراہ کے لئے یہ "دو ہجرت" مقدر تھی، جو ان کے خیال میں پوری ہوئی"

یہاں یہ بات بتانی ضروری ہے کہ مرزا طاہر کا جون ۸۴ء میں لندن نائجیریا وغیرہ جانے کا پروگرام تھا جس کے لئے ان کے کاغذات ویزا وغیرہ پہلے سے تیار تھا۔ اسلام آباد میں اپریل میں قیام کے دوران تمام ضروری کاغذات مکمل تھے اور کسی طور پر ان کے باہر جانے پر کوئی پابندی نہ تھی،

آرڈی ننس کے نفاذ کے بعد انہوں نے لوگوں کو دھوکہ دیکر لندن کی راہ اختیار کی اور وہاں اپنی عبادت گاہ میں ایک فوری اجلاس طلب کیا۔ مرزا طاہر کے فرار کی طرح مرزا محمود نے بھی ہندوستان سے فرار اختیار کیا تھا ۱۹۴۷ء کے اوائل میں انہوں نے اعلان کیا کہ وہ مر جائیں گے لیکن قادیان نہیں چھوڑیں گے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ان کو پاکستان جانے کے خواب آنے لگے اور جماعت کو ان کے حال پر چھوڑ کر آپ لاہور آ گئے، پہلے میجر جنرل نذیر احمد قادیانی کی کار میں آنے کا خیال تھا لیکن بعد میں کیپٹن عطاء اللہ کی کار میں آئے، عینی شاہدوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے برقعہ پہن رکھا تھا اور جوگیوں کی طرز کا بہروپ بنایا ہوا تھا۔ مرزا طاہر نے بھی کراچی ایئرپورٹ پر چادر لپیٹ رکھی تھی اور منہ کو اس طرح سے چھپایا ہوا تھا کہ ان کی شناخت نہ ہو سکے"

۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم اور ۱۹۸۴ء کے آرڈی ننس کے بعد قادیانیت کس موڑ پر کھڑی ہے اس پر گفتگو کرنے سے قبل ہم مرزا طاہر کے اس انٹرویو کا ذکر کرتے ہیں جو بی بی سی کے نمائندے فیور الاسلام کو انہوں نے دیا تھا اور جمعہ ۲۵ مئی کی شام کو نشر ہوا۔ یہ قادیانی سربراہ

خفیہ ڈائری

کا پہلا ردعمل تھا، اس میں انہوں نے سب سے پہلے آرڈی ننس کی قانونی حیثیت کو نشانہ بنایا، اور پھر فرد کے اختیارات اور حکومت کے ضمن میں اس بات کی وضاحت کی کہ حکومت کسی جماعت کے افراد کو تیسرے درجہ کا شہری بنا کر اس کو اپنے قانون کے تحت دبا سکتی ہے لیکن اس کی ذاتی سطح نہیں چھین سکتی۔ اس کی مثال کے طور پر انہوں نے کہا کہ کسی کو کتا کہنا اور بات ہے، اور اس بات پر مجبور کرنا کہ وہ بھونکے دوسری بات ہے۔

اسلامی نظام کے قیام اور اسلامی قدروں کے احیاء کی جو تحریکیں ISLAMIZATION کے نام سے جاری ہیں کہ یہ ملائیت کے زیر اثر ہیں اور اسلام کو اپنی صحیح صورت میں پیش نہیں کرتیں ان کو انہوں نے بین الاقوامی سازش قرار دیا۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ۱۹۷۴ء کے بعد لوگ اونچی اونچی دیواریں پھلانگ کر قادیانی جماعت میں شامل ہوئے اور ان کی اس ترقی اور کامیابی سے گھبرا کر مخالفین نے شور و غوغا مچا رکھا ہے، اور مختلف حربوں سے انہیں دبایا جا رہا ہے لیکن زندہ قومیں ان اقدامات سے اور ابھرتی ہیں!

اس انٹرویو کے بعد حکومت نے مرزا طاہر کے خلاف کارروائی کا حکم دے دیا ہے لیکن اس پر کس طرح سے عمل ہوگا اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ دوسرے قادیانی جماعت کے ایک سرکردہ خاندان درد فیملی کے حبیب الرحمٰن نے آرڈیننس کو چیلنج کرنے کی درخواست ہائی کورٹ میں دی ہے

لندن کے اجلاس کے بعد قادیانیوں کی افریقہ، انڈونیشیا اور یورپ وغیرہ کی جماعتوں نے مختلف دفتی اور احمدی تنظیموں کے نام سے حکومت کو خطوط اور تاریں روانہ کی ہیں جن میں آرڈی ننس کے خاتمے اور قادیانیوں کو کھل کھیلنے کے مواقع بہم پہنچانے پر زور دیا گیا ہے۔ بیرونی پریس جہاں جہاں صیہونی یہود کا قبضہ ہے قادیانیوں کو کافی اہمیت دی جاتی ہے اور ان کے حق میں خبریں دی جاتی ہیں۔ مرزا طاہر نے ایمنسٹی انٹرنیشنل اقوام متحدہ کے کمیشن برائے حقوق انسانی وغیرہ کے نمائندوں سے بات چیت کی ہے اور ان کی توجہ پاکستان میں قادیانی جماعت کے "خلاف" کئے گئے بقول ان کے "نامناسب اقدامات" کی طرف مبذول کرائی ہے۔ لندن کے قانونی حلقوں سے بھی رابطہ قائم کیا گیا ہے جو اس سلسلے میں مشورے دیں گے۔ ربوہ میں پہلے سے قادیانی وکلاء کا ایک گروپ قائم ہے جو مقدمات کی پیروی میں قادیانی جماعتوں کی مدد کرتا ہے۔

مرزا طاہر کی بیرون ملک سرگرمیوں کی تفصیلات حاصل کرنے کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کافی اہم کام انجام دے سکتی ہے۔ بیرونی دنیا میں پاکستان کے خلاف پروپگنڈہ اور ملک کے اندر فرقہ وارانہ فتنے کو ہوا دینے کیلئے قادیانی ہزاروں روپے خرچ کرتے ہیں جن سے قوم کو آگاہ رہنا چاہئے۔

لندن میں ماہ مئی کے آخر میں قادیانیوں نے ایک مسجد پر تنازعہ بپا کرانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

اسلام دشمن طاقتیں اس جماعت کو بڑی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہیں اسرائیل میں ان کا مشن پوری سرگرمی سے کام کر رہا ہے اور اسے صیہونی حکومت کی مکمل پشت پناہی حاصل ہے۔"

ان حالات میں قادیانی جماعت کے متعلق ہمیں کیا پالیسی اختیار کرنی چاہئے، تاکہ ہم اپنی قوم اور مذہبی اقدار کو بچا سکیں۔ اور صدر مملکت کے قابل ستائش اقدام کو تقویت بہم پہنچا سکیں کیونکہ آپ کی مساعی جمیلہ کی بدولت ہی قادیانی فتنہ پر ضرب کاری لگی ہے ورنہ اس سے پہلے کی ترمیم کے عملی نفاذ سے اس وقت کا برسر اقتدار طبقہ گریزاں رہا، ملت اسلامیہ کی پرخلوص دعائیں صدر گرامی کے ساتھ ہیں۔

آخر میں ہم مندرجہ ذیل معروضات پیش کرتے ہیں جو توجہ کی مستحق ہیں!

- سرکاری سطح پر قادیانیت کے بارہ میں قرطاس ابیض WHITE PAPER شائع کیا جاوے جس میں اس کا اصل روپ واضح ہو،
- قادیانیوں کے تمام فنڈ تحریک جدید، جوبلی فنڈ، وغیرہ فوری طور پر منجمد FOREZE کر دیئے جائیں
- اہم عہدوں پر فائز قادیانیوں کی مکمل فہرستیں تیار کی جائیں
- قادیان کے اسرائیلی مشن کی نوعیت وکردار کی تحقیق کرائی جائے۔
- قادیانی کسی صورت میں بھی اپنا مشن لندن، ہالینڈ، اور افریقہ وغیرہ منتقل نہیں کریں گے۔ کیونکہ ان کے بقول پاکستان کا مسلمان ان کا شکار ہے اس لئے ان کے خلاف فوری اقدامات کی ضرورت ہے اور موجودہ دور میں یہ کارخیر انجام پانا مبارک ثابت ہوگا!!

وضاحت

گذشتہ دنوں کراچی میں طوفانی بارشوں کی وجہ سے بجلی اور ذرائع آمد و رفت تعطل کا شکار ہوتے رہے۔ جس کی وجہ سے تمام شعبہ ہائے زندگی متاثر ہوئے۔ جس کی بناء پر گذشتہ شمارہ شائع نہ ہو سکا۔

(ادارہ)

بلا تبصرہ

قادیانی جماعت اور حکومت برطانیہ

تحریر :- جناب فرزند توحید صاحب

(۱) مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکتا بعد میں اس قدر خدمت کر کے جو بائیس برس تک کرتا رہا ہوں اس محسن گورنمنٹ پر کچھ احسان نہیں کرتا۔ کیونکہ مجھے اس بات کا اقرار ہے کہ اس بابرکت گورنمنٹ کے آنے سے ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے ایک لوہے کے جلتے ہوئے تنور سے نجات پائی ہے اس لئے میں اپنے تمام عزیزوں کے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہوں کہ یا الٰہی اس مبارکہ قیصرہ ہند دام ملکہا کو دیرگاہ تک ہمارے سروں پر سلامت رکھ، اور اس کے ہر ایک قدم کے ساتھ اپنی مدد کا سایہ شامل حال فرما اور اس کے اقبال کے دن بہت لمبے کر۔"

(۲) "اور میں اپنی عالی شان جناب ملکہ معظمہ، قیصرہ ہند کی عالی خدمت میں اس خوشخبری کو پہنچانے کے لئے بھی مامور ہوں کہ جیسا کہ زمین پر اور زمین کے اسباب سے خدا تعالیٰ نے اپنی کمال حکمت اور کمال مصلحت سے ہماری قیصرہ ہند دام اقبالہا کی سلطنت کو اس ملک اور دیگر ممالک میں قائم کیا ہے تاکہ زمین کو عدل اور امن سے بھرے ایسا ہی اس نے آسمان سے ارادہ فرمایا ہے کہ اس شہنشاہ مبارکہ قیصرہ ہند کے دلی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے جو عدل اور امن اور آسودگی عامہ خلائق اور رفع فساد اور تہذیب اخلاق اور وحشیانہ حالتوں کا دور کرنا ہے اس کے عہد مبارک میں اپنی طرف سے اور غیب سے اور آسمان سے کوئی ایسا روحانی انتظام قائم کرے جو حضور ملکہ معظمہ کے دلی اغراض کو مدد دے۔"

(۳) "اے قیصرہ مبارکہ خدا تجھے سلامت رکھے اور تیری عمر اور اقبال اور کامرانی سے ہمارے دلوں کو خوشی پہنچاوے، اس وقت تیری عہد سلطنت میں جو نیک نیتی کے نور سے بھرا ہوا ہے مسیح موعود کا آنا خدا کی طرف سے یہ گواہی ہے کہ تمام سلاطین میں سے تیرا وجود امن پسندی اور حسن انتظام اور ہمدردی رعایا اور عدل اور دادگستری میں بڑھ کر ہے۔"

(۴) "اے ملکہ معظمہ تیرے وہ پاک ارادے ہیں جو آسمانی مدد کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں اور تیری نیک نیتی کی کشش ہے جس سے آسمان رحمت کے ساتھ زمین کی طرف جھکا جاتا ہے اس لئے تیرے عہد سلطنت کے سوا اور کوئی بھی عہد سلطنت ایسا نہیں جو مسیح موعود کے ظہور کے لئے موزوں ہو سو خدا نے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور نازل کیا کیونکہ نور نور کو اپنی طرف کھینچتا اور تاریکی تاریکی کو

کھینچتی ہے۔ اے مبارک اور با اقبال ملکہ زمان جن کتابوں میں مسیح موعود کا آنا لکھا ہے ان کتابوں میں صریح تیرے پر امن عہد کی طرف اشارات پائے جاتے ہیں۔

(۵) تو اے ملکہ معظمہ اپنی تمام رعیت کی نجات اور بھلائی اور آرام کے لئے درد مند ہے اور رعیت پروری کی تدبیروں میں مشغول ہے اسی طرح خدا بھی آسمان سے تیرا ہاتھ بٹاوے۔ سو یہ مسیح موعود جو دنیا میں آیا۔ تیرے ہی وجود کی برکت اور دلی نیک نیتی اور سچی ہمدردی کا ایک نتیجہ ہے۔ خدا نے تیرے عہد سلطنت میں دنیا کے درد مندوں کو یاد کیا اور آسمان سے اپنے مسیح کو بھیجا اور وہ تیرے ہی ملک میں اور تیری ہی حدود میں پیدا ہوا تا دنیا کے لئے یہ ایک گواہی ہو کہ تیری زمین کے سلسلہ عدل نے آسمان کے سلسلہ عدل کو اپنی طرف کھینچا اور تیرے رحم کے سلسلہ نے آسمان پر ایک رحم کا سلسلہ بپا کیا اور چونکہ اس مسیح کا پیدا ہونا حق اور باطل کے لئے دنیا پر ایک آخری حکم ہے۔

(۶) اے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند خدا تجھے اقبال اور خوشی کے ساتھ عمر میں برکت دے۔ تیرا عہد حکومت کیا ہی مبارک ہے کہ آسمان سے خدا کا ہاتھ تیرے مقاصد کی تائید کر رہا ہے۔ تیری ہمدردی رعایا اور نیک نیتی کی راہوں کو فرشتے صاف کر رہے ہیں۔ تیرے عدل کے لطیف بخارات بادلوں کی طرح اٹھ رہے ہیں تا تمام ملک کو رشک بہار بنا دیں۔ شریر ہے وہ انسان جو تیرے عہد سلطنت کا قدر نہیں کرتا اور بد ذات ہے وہ نفس جو تیرے احسانوں کا شکرگذار نہیں۔ چونکہ یہ مسئلہ تحقیق شدہ ہے کہ دل را بدل راہیست[1]۔ اس لئے مجھے ضرورت نہیں کہ میں اپنی زبان کی لفاظی سے اس بات کو ظاہر کروں کہ میں آپ سے دلی محبت رکھتا ہوں اور میرے دل میں خاص طور پر آپ کی محبت اور عظمت ہے۔ ہماری دن رات کی دعائیں آپ کے لئے آب رواں کی طرح جاری ہیں اور ہم نہ سیاست قہری کے نیچے ہو کر آپ کے مطیع ہیں بلکہ آپ کی انواع و اقسام کی خوبیوں نے ہمارے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ اے بابرکت قیصرہ ہند تجھے یہ تیری عظمت اور نیک نامی مبارک ہو۔ خدا کی نگاہیں اس ملک پر ہیں جس پر تیری نگاہیں ہیں خدا کی رحمت کا ہاتھ اس رعایا پر ہے جس پر تیرا ہاتھ ہے۔ تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا ہے۔"

آمین

۲۵ راگست ۱۸۹۹ء

الملتمس

خاکسار مرزا غلام احمد قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

ستارۂ قیصرہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان

انگریزی سلطنت نے دوبارہ اسلام پیدا کیا

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے

[1] دل کو دل سے راہ ہوتی ہے

سچے خیرخواہ ہوجائیں اور مہدی خونی اور مسیح
خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش
دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو
خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم
ہو جائیں۔ پھر کیونکر ممکن تھا کہ میں اس سلطنت
کا بدخواہ ہوتا یا کوئی ناجائز باغیانہ منصوبے
اپنی جماعت میں پھیلاتا جبکہ میں بیس برس
تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی
دیتا رہا اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں
جاری کرتا رہا تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام
ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے
کی میں تعلیم کروں، حالانکہ میں جانتا ہوں کہ
خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری
اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنادیا
ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ
ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل
سکتا ہے نہ مدینہ میں اور نہ سلطانِ روم کے
پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔ پھر میں خود اپنے آرام
کا دشمن بنوں اگر اس سلطنت کے بارے میں
کوئی باغیانہ منصوبہ دل میں مخفی رکھوں اور
جو لوگ مسلمانوں میں سے ایسے بدخیال جہاد
اور بغاوت کے دلوں میں مخفی رکھتے ہیں میں
ان کو سخت نادان بدقسمت ظالم سمجھتا ہوں
کیونکہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ اسلام کی
دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش
سایہ سے پیدا ہوئی ہے، تم چاہے دل میں مجھے
کچھ کہو گالیاں نکالو یا پہلے کی طرح کافر کا فتویٰ
لکھو مگر میرا اصول یہی ہے کہ ایسی سلطنت
سے دل میں بغاوت کے خیالات رکھنا یا ایسے
خیال جن سے بغاوت کا احتمال ہو سکے سخت
بدذاتی اور خدا تعالیٰ کا گناہ ہے بہتیرے ایسے
مسلمان ہیں جن کے دل کبھی صاف نہیں ہوں گے
جب تک ان کا یہ اعتقاد نہ ہو کہ خونی مہدی اور
خونی مسیح کی حدیثیں تمام افسانہ اور کہانیاں ہیں

تریاق القلوب (طبع سوم ۱۹۳۶ء ص ۲۵-۲۶)

مطبع ضیاء الاسلام قادیان دارالامان

بحضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ

صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت
جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار
جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت
گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے
سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم
سے سرکار انگریزی کے پکے خیرخواہ اور خدمت گذار
ہیں، اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم
اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور
اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس
خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا
لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص
عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے
خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے
اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے
لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے
سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیت
توجہ کی درخواست کریں تا ہر ایک شخص بیوجہ ہماری
آبرو ریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے، اب کسی قدر
اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں''

(۳۱۶ نام مندرج ہیں)

راقم خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور
۲۴ر فروری ۱۸۹۸ء ۔ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۱۹
ضیاء الاسلام پریس قادیان

گورنمنٹ کی توجہ کے لائق

"خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اس کا شکر کرنا۔ سو اگر ہم اس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہم نے خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہ کیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو بطور نعمت کے عطا کرے، درحقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور ایک کے چھوڑنے سے دوسرے کا چھوڑنا لازم آجاتا ہے بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے، اس سے جہاد کیسا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو، جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔"

(ضمیمہ ص ۸ شہادت القرآن)

حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست

"میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میں نیک نیتی سے دوسرے مذاہب کے لوگوں سے مباحثات بھی کیا کرتا ہوں اور ایسا ہی پادریوں کے مقابل پر بھی مباحثات کی کتابیں شائع کرتا رہا ہوں اور میں اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ جبکہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر سخت ہوگئی اور حد اعتدال سے بڑھ گئی اور بالخصوص پرچہ نورافشاں میں جو ایک عیسائی اخبار لدھیانہ سے نکلتا ہے نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں اور ان مؤلفین نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نعوذ باللہ ایسے الفاظ استعمال کئے کہ یہ شخص ڈاکو تھا، چور تھا، زناکار تھا اور صدہا پرچوں میں یہ شائع کیا کہ یہ شخص اپنی لڑکی پر بدنیتی سے عاشق تھا اور باایں ہمہ جھوٹا تھا۔ اور لوٹ مار اور خون کرنا اس کا کام تھا۔ تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو۔ تب میں نے ان جوشوں کو ٹھنڈا کرنے کیلئے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کو دبانے کے لئے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے تا سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں۔ اور ملک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو۔ تب میں نے بمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں کسی قدر بالمقابل سختی تھی کیونکہ میرے کانشنس نے قطعی طور پر مجھے فتویٰ دیا کہ اسلام میں جو بہت سے وحشیانہ جوش والے آدمی موجود ہیں ان کے غیظ و غضب کی آگ بجھانے کے یہ طریق کافی ہوگا۔ کیونکہ عوض معاوضہ کے بعد کوئی گلہ نہیں رہتا۔ سو یہ میری پیش بینی کی تدبیر

صحیح نکلی اور ان کتابوں کا یہ اثر ہوا کہ ہزار ہا مسلمان جو پادری عماد الدین وغیرہ لوگوں کی تیز اور گندی تحریروں سے اشتعال میں آچکے تھے، یکدفعہ ان کے اشتعال فرو ہو گئے کیونکہ انسان کی یہ عادت ہے کہ جب سخت الفاظ کے مقابل پر اس کا عوض دیکھ لیتا ہے تو اس کا وہ جوش نہیں رہتا۔ سو مجھ سے پادریوں کے مقابل پر جو کچھ وقوع میں آیا یہی ہے کہ حکمت عملی سے وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیرخواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں، کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیرخواہی میں درجہ اول کا بنادیا ہے (۱) اول والد مرحوم کے اثر نے،
۲۔ دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے،
(۳) خدا تعالیٰ کے الہام نے "

(مرزا غلام احمد از قادیاں المرقوم ۲۷ ستمبر ۱۸۹۹ء
تریاق القلوب صفحہ ۳۱۰، ایڈیشن تیسرا)

دینی جہاد اور مسیح موعود

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے"

تم میں سے جن کو دین و دیانت سے ہے پیار،
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کرکے استوار
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے
ہم اپنا فرض دوستو اب کرچکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

صفحہ ۲۹ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ مطبع ضیاء الاسلام
قادیاں، ضلع گورداسپور

جہاد قطعاً موقوف

"جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا۔ اور شیرخوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بچوں اور بڈھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا۔ اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دیکر مؤاخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا"

اربعین نمبر ۴ صفحہ ۹۱

المشتہر
مرزا غلام احمد قادیانی
۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء

جہاد حرام

"تیسرے وہ گھنٹہ جو اس منارۃ المسیح کے کسی حصہ دیوار میں نصب کرایا جائیگا۔ اس کے نیچے یہ حقیقت مخفی ہے کہ تا لوگ اپنے وقت کو پہچان لیں، یعنی سمجھ لیں کہ آسمان کے دروازہ کے کھلنے کا وقت آگیا ہے، اب سے زمینی جہاد بند کئے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا جیسا کہ حدیثوں میں پہلے لکھا گیا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو دین کے لئے لڑنا حرام کیا جائے گا، سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا اب اس کے بعد جو دین کے لئے تلوار اٹھاتا ہے اور غازی نام رکھا کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے"۔ — خطبہ الہامیہ

اشتہار چندہ منارۃ المسیح کا۔

وفاقی شرعی عدالت نے قادیانی آرڈیننس کے خلاف درخواستیں خارج کر دیں

احمدیوں کی حکمت عملی یہ ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو باور کرایا جائے کہ قادیانی بننے کے باوجود مسلمان رہیں گے۔!

لاہور ۱۲ اگست (پی پی آئی) وفاقی شرعی عدالت کی فل بنچ نے جو چیف جسٹس آفتاب حسین، جسٹس سردار فخر عالم، جسٹس چوہدری محمد صدیق، جسٹس مولانا ملک غلام علی، اور جسٹس مولانا محمد عبدالقدوس قاسمی پر مشتمل ہے، قادیانی آرڈی ننس کے خلاف دو شریعت درخواستیں مسترد کر دیں یہ درخواستیں قادیانیوں کی طرف سے مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ اور لاہوری گروپ کی طرف سے ریٹائرڈ کیپٹن عبدالواحد نے دائر کی تھیں، ان درخواستوں پر یہ موقف اختیار کیا گیا تھا کہ یہ آرڈی ننس اسلامی احکامات کے خلاف ہے، وفاقی شریعت عدالت نے کہا کہ دونوں درخواستوں میں بیان کئے گئے یہ الزامات کہ اس آرڈی ننس سے قادیانیوں کے دونوں میں سے کسی گروپ کی مذہبی آزادی کی خلاف ورزی ہوتی ہے یا انہیں مذہبی رسومات اور عبادات پر عمل درآمد سے روکا گیا ہے، درست نہیں ہیں۔ عدالت نے کہا کہ اس آرڈی ننس سے درخواست دہندہ یا دوسرے قادیانیوں کے آئین کی شقوں اور قرآن مجید اور سنت کے احکامات کے مطابق اپنے مذہب پر کاربند ہونے کے حق میں مداخلت نہیں ہو گی! انہیں آزادی ہے کہ وہ قادیانیت یا احمدیت پر بطور مذہب عقیدہ رکھیں اور مرزا غلام احمد قادیانی پر بطور نبی یا مسیح موعود یا مہدی موعود کی حیثیت سے ایمان رکھیں انہیں اپنے مذہب پر عمل کرنے اور عبادت کرنے کی آزادی ہے جس میں اپنے مذہب کے اصولوں کے مطابق اپنی عبادت گاہوں میں عبادت کی آزادی بھی شامل ہے، عدالت نے کہا ہے کہ یہ آرڈی ننس ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کا منطقی نتیجہ ہے جس کے ذریعے لاہوری گروپ یا دوسرے گروپ سے تعلق رکھنے والے قادیانیوں کو اسلامی شریعت کے احکامات کے مطابق غیر مسلم قرار دیا گیا ہے، آئینی ترمیم پر عملدرآمد کے لئے بھی قادیانیوں نے سزا کا خوف کئے بغیر کوئی اہمیت نہیں دی تھی۔ اس آرڈی ننس کے ذریعے اپنے آپ کو بلاواسطہ یا بالواسطہ مسلمان کہنے یا ظاہر کرنے یا اپنے عقیدے کو اسلام کہنے اور اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہنے اور لوگوں کو عبادت کے لئے بلانے کو اذان کہنے سے باز رکھا جا رہا ہے جو صرف مسلمانوں کی عبادت گاہوں اور انہیں نماز کے لئے بلانے کی خاطر استعمال ہوتے ہیں اور مسلمانوں کو غیر مسلموں سے ممتاز کرتے ہیں، عبادت گاہوں کے لئے یہی نام استعمال کرنے اور عبادت کے لئے اسی طرح بلانے سے مسلمانوں کے دھوکہ کھا جانے کا خدشہ ہے کہ وہ غیر مسلم امام کے پیچھے غیر مسلموں کی عبادت گاہوں میں نماز پڑھ لیں گے، اس لئے قادیانیوں کی عبادت گاہوں کو مسجد اور عبادت کے لئے بلانے کو اذان کہنے سے منع کرنا، قادیانیوں یا احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے اعلان کے مطابق ہے، قادیانی اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کے سوا کوئی بھی نام دے سکتے ہیں اور اپنے مذہب کے ماننے والوں کو عبادت کے لئے بلانے کے لئے اذان کے سوا کوئی بھی دوسرا طریقہ استعمال کر سکتے ہیں، چنانچہ اس طرح ان کے اپنے مذہب پر کاربند رہنے کے حق مداخلت کے مترادف نہیں ہے مسلمانوں کی مقدس شخصیتوں کے لئے مخصوص القاب اور خطابات وغیرہ کے استعمال پر پابندی بھی اسی طرح اس سے مطابقت رکھتی ہے اور یہ بھی ان کے مذہب پر عمل کرنے کے حق مداخلت کے مترادف نہیں ہوتا۔ احمدیوں کی طرف سے امیر المومنین، خلیفۃ المومنین، خلیفۃ المسلمین، جیسے القاب کا احمدیوں کے لئے استعمال یا مرزا غلام احمد کی بیوی کے لئے ام المومنین کے لقب کا استعمال اپنے آپ کو مومن یا مسلمان ظاہر کرنے کے مترادف ہے، صحابہ یا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے لئے مخصوص ہیں۔ اسی طرح اہل بیت

کی اصطلاح صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کے لئے مخصوص ہے احمدیوں کی جانب سے ان القابات کے استعمال سے نہ صرف مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں بلکہ یہ بالواسطہ طور پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے مترادف ہے۔ احمدیت کی تبلیغ کے خلاف پابندی قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف نہیں ہے۔ یہ پابندی احمدیوں یا قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے اور انہیں مسلمان ظاہر کرنے سے باز رکھنے کے مطابق ہے۔ تبلیغ میں ان کی تمام تر حکمت عملی یہ ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کی جائے کہ احمدیت اختیار کرنے کے باوجود وہ مسلمان رہیں گے۔ جو آئین کے خلاف ہوگا۔

وفاقی شرعی عدالت نے درخواست کی سماعت ۱۵ جولائی کو شروع کی تھی جو ہفتے کے روز سمیت ۱۱ دن جاری رہی تاکہ مقدمہ میں دلائل مکمل کئے جا سکیں۔ عدالت نے فقہ ماہرین کی معاونت بھی حاصل کی جن میں پروفیسر قاضی مجیب الرحمان، پروفیسر محمد طاہر القادری، پروفیسر محمد اشرف، مولانا تاج الدین حیدری، علامہ مرزا یوسف حسین، مولانا صدر الدین الرفاعی اور پروفیسر محمد احمد غازی شامل ہیں۔ وفاقی حکومت کی نمائندگی ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی اور مولانا شیخ غیاث محمد ایڈووکیٹ نے کی۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۱۳ اگست ۱۹۸۴ء)

بقیہ قادیانی جماعت اور حکومت برطانیہ

جہاد قطعاً حرام

"یاد رہے کہ مسلمانوں کے فرقوں میں سے یہ فرقہ جس کا خدا نے مجھے امام اور پیشوا اور رہبر مقرر فرمایا ہے ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ یہ کہ اس فرقہ میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں، اور نہ اس کی انتظار ہے بلکہ یہ مبارک فرقہ نہ ظاہر طور پر اور نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم کو ہرگز جائز نہیں سمجھتا اور قطعاً اس بات کو حرام جانتا ہے۔"

تریاق القلوب ص [illegible]

ایڈیشن تیسرا

جماعت احمدیہ کی تلوار

"حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں مہدی معہودی اور گورنمنٹ برطانیہ میری وہ تلوار ہے جس کے مقابلے میں ان علماء کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس فتح (بغداد) سے کیوں خوشی نہ ہو، عراق عرب ہو یا شام ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں"

چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب اسی پروگرام کی تکمیل میں مصروف ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۵ ص [illegible])

انتقال پُر ملال

مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے دیرینہ ساتھی [illegible] محمد ثاقب صاحب کے فرزند ارجمند حافظ مسعود الرحمان [illegible] متعلم جامعہ رشیدیہ ساہیوال کا گذشتہ دنوں بقضائے الٰہی انتقال ہو گیا

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرماویں۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماویں۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے ادارہ آپ کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ (ادارہ)

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

نظر آتا ہے

سربسر مطلعِ انوار نظر آتا ہے — سامنے روضۂ سرکار ؐ نظر آتا ہے

جس پہ ہوتا ہے شب و روز نزولِ رحمت — آپ کا شہرِ ضیاء بار نظر آتا ہے

منزلِ عشق کی عظمت سے نہیں ہیں واقف — جن کو یہ راستہ دشوار نظر آتا ہے

دلِ بے تاب میں بھرتی ہے تمنا سو رنگ — مجھے جب زائرِ دربار نظر آتا ہے

جس سے ملتی ہے پریشان دلوں کو راحت — مسکنِ سیدِ ابرار نظر آتا ہے

روضۂ پاک پہ حیرت کا سماں ہے ایسا — ہر کوئی نقش بہ دیوار نظر آتا ہے

عکس ہے جس میں حبیبؐ دو جہاں کا حافظ
تیرا آئینہ اشعار نظر آتا ہے

حافظ لدھیانوی